محرم نامہ

مصنفہ حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی مدظلہ

اس رسالہ کی قیمت اشاعت اسلام اور حفاظت مسلمانان پر
خرچ کی جائیگی قیمت ایک آنہ مقرر ہے
اصحاب عالی ہمم جو زیادہ قیمت فرمائیں شکریہ کے ساتھ
قبول کیا جائیگا زیادہ رقم کیلئے علیحدہ رسید دیجائیگی۔
بلا رسید ایک پیسہ بھی نہ دیجئے

ملنے کا پتہ
شریک دفتر محمد فضل علی سکندرآباد دکن

مطبع کریمی واقع بازار منشی حیدرآباد دکن

داخلہ نمبر ۳۳۳۳۱
فن نمبر الف (۷۶)
کتاب نمبر ۲۰۱

تحفۂ میلاد

الحمد للہ الذی قال ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنو صلو علیہ وسلمو تسلیما۔

امابعد یہ ماہ ربیع الاول تمام دنیا کے رسول حضور محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا مہینہ ہے اور وفات کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ کے شروع میں حضرتؐ کی پیدائش بھی ہوی اور اسی مہینے کے شروع میں حضرتؐ کی وفات بھی ہوی

تمام دنیا کے مسلمان یوں تو سال بھر اپنے رسولؐ کا ذکر خیر کرتے رہتے ہیں اور ان کے بیان ولادت کو مجلسیں کر کے پڑھتے اور سنتے ہیں لیکن ربیع الاول کے مہینے میں خاص طور سے ہر شہر، ہر قصبہ، ہر گاؤں اور ہر گھر میں میلاد شریف کی محفلیں ہوتی ہیں۔ مگر آج کل کچھ لوگ میلاد شریف کی مخالفت بھی کرتے ہیں۔ مگر یہ مخالفت غالباً اس کی ہوتی ہے کہ مجالس میلاد شریف میں بعض میلاد خوان غلط اور بے سروپا اور بے نتیجہ فضول روایتیں بیان کرتے ہیں یا ایسی غزلیں پڑھتے ہیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف نہیں ہوتی۔ بلکہ توہین ہوتی ہے۔ یا بعض لوگ محض نام و نمود کے لئے سود پر قرضہ لے کر میلاد شریف کے جلسے کرتے ہیں یا بعض لوگ ذکر میلاد کا ادب نہیں کرتے اور مجلس شریف میں بیٹھے ہوے پان کھاتے اور سگرٹ اور حقے پیتے ہیں پس ان باتوں سے ہر مسلمان کو احتیاط کرنی چاہیئے۔

مگر جو لوگ میلاد شریف میں ذکر ولادت کے وقت کھڑا ہونے کو منع کرتے ہیں، وہ عظمت رسول کا [illegible]نہ نہیں جانتے اور ان کو معلوم نہیں ہے کہ عوام اور ناسمجھ لوگ کھڑا ہونے کے سبب ہمہ تن بذکر رسولؐ کی طرف متوجہ ہو جاتے

ہیں اوران کے دل میں رسول اللہ کا ادب اور ذوق اس قیام سے پیدا ہوتا ہی اس لئے ان کو چاہئے کہ وہ میلاد شریف کے قیام کی مخالفت نہ کیا کریں اس میں طبائع انسانی کو رسول اللہ کی طرف خلوص کے ساتھ متوجہ کرنے کی ایک بڑی حکمت پوشیدہ ہی۔

دنیا میں آج کل تین چار مذہب بہت زیادہ مشہور ہیں۔ سب سے زیادہ تعداد میں بدھ مذہب والے ہیں۔ اُن کے بعد عیسائی مذہب والے ہیں۔ اُن کے بعد مسلمان ہیں، پھر یہودی اور پارسی اور ہندو ہیں۔ مگر تحقیقات سے معلوم ہوتا ہی کہ بدھ مذہب والے اپنے مذہب کے بانی گوتم بدھ کے میلاد کا کوئی جلسہ نہیں کرتے اور ان کے ہاں ایسا کوئی رواج نہیں ہے۔ جیسا کہ ہمارے ہاں میلاد شریف ہے۔ عیسائیوں کے ہاں بھی حضرت عیسے کی محفل میلاد کا دستور نہیں ہی۔ حالانکہ اُن کی ولادت معجزے سے ہوئی تھی یعنے وہ بغیر باپ کے پیدا ہوے تھے، ایسا ہی یہودی حضرت موسے کا میلاد نہیں کرتے اور پارسیوں میں جناب زردشت کے میلاد کا رواج بھی نہیں ہے۔ البتہ ہندوؤں میں سری کرشن کے جنم (پیدایش) کا جلسہ کیا جاتا ہی مگر وہ لوگ بھی مسلمانوں کی طرح اس عالمگیر طریقہ سے روزانہ ایسے جلسے نہیں کرتے نہ اُن کے ہاں کرشن جی کی پیدائش کا تذکرہ پڑھا جاتا ہے۔ یہ خصوصیت صرف مسلمانوں کو حاصل ہی اور انھیں کے ہاں اس دھوم دھام سے اپنے رسول کی مجالس میلاد ہوتی ہیں اور تمام سال روزانہ ہوتی رہتی ہیں اور مسلمانوں کو تمام اقوام عالم سے زیادہ اپنے رسول سے جو محبت ہے اس کی بہت سی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ بھی ہی کہ وہ ہمیشہ میلاد شریف کی مجلسیں کرتے رہتے ہیں۔

مگر سنو اے مسلمان بھائیو۔ محض رسم و رواج کے طور پر مولود شریف پڑھوالینا کافی نہیں ہے اور مولود شریف میں ایسی روایتیں پڑھنا یا پڑھوانا جن کا ثبوت احادیث شریف میں نہ ہو یا جو بالکل غلط ہوں، بہت نامناسب ہے۔ اب

وقت آگیا ہے کہ تم مجالس میلاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی اور سیرت شریف کے حالات پڑھا کرو، اور پڑھوایا کرو، اور ہر مجلس کے آخر میں عہد کیا کرو کہ آیندہ ہم فلاں سنت اور سیرت رسول ؐ کے فلاں طریقہ پر عمل کیا کریں گے۔

مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جماعت کی نماز کے بڑے پابند تھے تم کو بھی چاہئے کہ کبھی جماعت کی نماز قضا نہ کرو اور آنحضرت ؐ تہجد کی نماز بہت پابندی سے پڑھتے تھے لہذا تم بھی اگر سچے امتی بننا چاہتے ہو تو تہجد کی نماز پڑھنے کا عہد کرلو کہ تہجد کی نماز سے چہرہ پر نور پیدا ہوتا ہے اور تہجد کے وقت بیدار ہونے سے جسمانی تندرستی اور طبیعت میں چستی پیدا ہوتی ہے اور تہجد کی نماز سے دل میں گدازگی اور آنکھوں میں آنسو اور رحمدلی پیدا ہوتی ہے۔ اور تہجد کی نماز انسان کو اس کے ارادے میں مضبوط اور مستقل بنا دیتی ہے اور قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تہجد کی نماز سے دل اور زبان کی قوتوں میں اتحاد ہو جاتا ہے اور انسان اپنے دل کی بات کو زبان سے عمدگی کے ساتھ ادا کرنے لگتا ہے۔

اور آنحضرت ؐ ہمیشہ سچ بولتے تھے، تم بھی کبھی جھوٹ نہ بولو اور آنحضرت ؐ کبھی فحش کلامی اور سخت کلامی نہ کرتے تھے مگر تم ذرا اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو دیکھو کہ رات دن گالیاں بکتے ہو اور بات بات میں سخت اور بے ہودہ الفاظ زبان سے نکالتے ہو۔ اگر تم محفل میلاد سے فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو کبھی گالی نہ بکو۔ کبھی چیخ کر نہ بولو کبھی قہقہہ مار کر نہ ہنسو کبھی دوسروں کی دل آزاری اور توہین کا مذاق نہ کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کبھی ایسا نہ کرتے تھے اور آنحضرت ؐ بہت معمولی اور سادہ کھانا کھاتے تھے اور بہت معمولی اور سادہ مگر صاف کپڑے پہنتے تھے، پس اگر تم بھی سچے امتی بننا چاہتے ہو تو کھانے اور کپڑے کے ایسے تکلفات جن میں ضرورت سے زیادہ فضول خرچی ہو نہ کیا کرو اور آنحضرت ؐ اپنا کام اپنے ہاتھ سے

کرتے تھے، یہاں تک کہ اپنے کپڑوں میں اپنے ہاتھ سے پیوند بھی لگا لیتے تھے اور اپنی جوتیاں بھی خود ہی گانٹھ لیتے تھے۔ مگر تم میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی کا شوق نہیں رہا۔ تم اپنے سب کام نوکروں اور خدمت گاروں پر چھوڑے بیٹھے رہتے ہو اور اس کو اپنے لئے فخر سمجھتے ہو اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا تم کو اپنی توہین معلوم ہوتا ہے۔

اے نادان لوگو! کیا تمھاری عزت اور کیا تمھاری شان رسول اللہ سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے۔ جب وہ اپنے کام اپنے ہاتھ سے کر لیتے تھے تو تم بھی اس سے شرماؤ۔ کیونکہ آج کل تم ذرا سی دولتمندی کے بعد نکمے اور کاہل وجود بنجاتے ہو سنو سنو! اے مسلمان بادشاہو! اے مسلمان نوابو! اور اے مسلمان حاکمو! اور اے دولتمند لوگو! تم سب اپنے ذاتی کام اپنے ہاتھ سے کیا کرو۔ اور سوائے ان کاموں کے جو نوکروں کی امداد کے بغیر تم نہیں کر سکتے یا جن کے کرنے سے تمھارا قیمتی وقت ضایع ہونے کا اندیشہ ہو! باقی سب چھوٹے چھوٹے کام اپنے ہی ہاتھ سے کیا کرو تاکہ تمھارے بدن میں چستی رہے اور تم سست اور کاہل نہ بن جاؤ اور تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی کا ثواب بھی ملے۔

اے امیر عورتو! تم سب سے زیادہ نکمی اور کاہل وجود ہو گئی ہو تم رات دن پلنگ یا مسند یا کرسی پر بیٹھی ہوئی لونڈیوں اور نوکروں پر حکم چلاتی ہو اپنے ہاتھ سے اٹھ کر تم پانی بھی نہیں پیتیں یہی وجہ ہے کہ تم رات دن بیمار رہتی ہو۔ تم اپنے گھر سے بےخبر رہتیں اور لونڈیاں اور نوکر تمھارے گھروں میں خوب چوریاں کرتے ہیں۔ کیا تمھاری عزت اور شان رسول اللہ کی ازواج حضرت خدیجہ رض اور حضرت عائشہ رض سے بڑھ کر ہے جو رات دن چکی پیستی تھیں، آٹا گوندتی تھیں، روٹی پکاتی تھیں۔ گھر کی صفائی کرتی تھیں اور کسی وقت نکمی نہ بیٹھتی تھیں اور کیا تم رسول اللہ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا سے بھی زیادہ ہو جن کے ہاتھوں میں چکی پیستے پیستے چھالے پڑ جاتے تھے۔ وہ تم سے زیادہ خوبصورت تھیں اور وہ تم سے زیادہ نازک اندام

تھیں، وہ اس ذات پاک کی بیٹی تھیں جو دونوں جہان کے بادشاہ تھے اور وہ علی مرتضیٰؓ کی بیوی تھیں جو تمام اسلامی دنیا کے خلیفہ تھے اور وہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی والدہ تھیں جن کی عزت ہر مسلمان کے دل میں ہے۔ پس جب وہ اپنے گھر کے کام اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں تو تم کیوں کاہل اور غافل پڑی رہتی ہو؟ یاد رکھو کہ اب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ہر تندرست آدمی خواہ وہ کسی درجہ اور مرتبہ کا ہو قانوناً کام کرنے کے لئے مجبور ہوگا۔

اے مسلمانو! افغانستان کے موجودہ بادشاہ غازی امان اللہ خاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت و سیرت کے پورے مقلد ہیں۔ وہ رات کے ۴ بجے بیدار ہوتے ہیں اور پھر رات کے دس بجے تک مسلسل کام کرتے ہیں اور ایک منٹ بھی غفلت میں ضائع نہیں کرتے۔ ان کا لباس دیسی اور نہایت سادہ اور انکی غذا بھی نہایت معمولی اور فضول خرچی کے تکلفات سے آزاد ہوتی ہے ایسے ہی ملک دکن کے بادشاہ اعلیحضرت سلطان العلوم میر عثمان علیخاں رات دن اپنے ملک اور مسلمانوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں اور کوئی لمحہ بیکار نہیں کھوتے اور انکی غذا اور ان کا لباس بھی بہت سادہ ہوتا ہے گویا وہ پورے طور سے سیرت و سنت رسول کے پیرو ہیں

پھر تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم مولود شریف کی مجلسیں تو کرتے ہو ذکر رسولؐ تو سنتے ہو مگر رسول اللہ کی سیرت اور سنت پر عمل نہیں کرتے۔ کیا حال ہوگا ان امیروں اور نوابوں کا جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں مگر رات دن شراب خواری اور عیاشی کے سوا کوئی ملکی یا قومی یا ذاتی بھلائی کا کام نہیں کرتے۔ ان کو وقت گزارنے کے لئے قصہ گو نوکر رکھنے پڑتے ہیں، ان کو نیند نہیں آتی کیونکہ نیند محنت کرنے سے آتی ہے

اللہ تعالیٰ نے رات آرام کے واسطے بنائی ہے اور دن کام کے واسطے بنایا ہے مگر یہ امیر اور نواب لوگ رات حرام میں گزارتے ہیں اور دن آرام میں کھوتے ہیں۔ اور کام کا ایک سکنڈ بھی ان کو میسر نہیں آتا۔ پھر یہ کس منہ سے کہتے ہیں کہ ہم امت رسول اللہ ہیں۔

آنحضرتؐ بہت رحم دل تھے۔ بچوں پر مہربانی کرتے تھے۔ یتیموں کے ساتھ ماں باپ کا سا سلوک کرتے تھے، خاصکر عورتوں کے ساتھ ان کا سلوک نہایت عمدہ تھا اور وفات شریف کے وقت تک انھوں نے یہی نصیحت کی کہ عورتوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا اور ان کے حقوق تلف نہ کرنا مگر تم کیسے امتی ہو کہ اپنے ماؤں کی نافرمانی کرتے ہو اور اپنی بیویوں کو مارتے اور گالیاں دیتے ہو اور ان کے حقوق کو بھول کر بازاری عورتوں سے دل لگاتے ہو اور اپنی بیٹیوں کو پوری طرح ان کا حق نہیں دیتے اور تم نے اُن کو جانور یا گاجر مولی یا گھاس پھوس سمجھ رکھا ہے،

پس تم کو چاہئے کہ اس مہینے کے بابرکت ایام میں جب تم میلاد شریف کی محفلوں میں جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر سنو تو اُن کی سنت اور سیرت میں سے ایک بات پابندی کے ساتھ عہد کر کے اپنے لئے اختیار کر لو تاکہ اس طرح رفتہ رفتہ ہر ربیع الاول کے مہینہ میں تم مختلف اوصاف رسولؐ کی پیروی کا عہد کرتے کرتے پورے اور سچے امتی اور سیرت اور سنت نبوی کے پیرو بن جاؤ اور دونوں جہان میں تمہارا بول بالا ہو اور تم کو امتی اور سچا مسلمان کہا جا سکے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ اجمعین ۞

۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ

حسن نظامی

۷۸۶ ھو الکل یا معین

اسلامی امداد کا بلاوا

مسلمان بھائیوں اور مسلمان بہنوں کو اسلامی امداد کا بلاوا دیا جاتا ہے کہ وہ ایک پیسہ۔ ایک آنہ یا ایک روپیہ (دوانی چوانی یا اٹھانی) خدا کی راہ میں دے کر رسید لیں جو ان کے لئے یقیناً

جنت کا ٹکٹ

ہے کیونکہ دشمنان اسلام نے مسلمانوں کو بے دین بنانے کا کام شروع کیا ہے۔ میں تین سال سے مسلمانوں کے ایمان کے بچاؤ اور ان کی مذہبی و دینی اصلاح اور اشاعت اسلام کیلئے ہزاروں لاکھوں رسالے اور اشتہار مختلف زبانوں میں تیار کر کے تقسیم کرتا ہوں جس کے لئے روپیہ کی از حد ضرورت ہے۔ زکوٰۃ۔ خیرات۔ صدقات اور نیاز وغیرہ کا روپیہ دین کی اس امداد میں دینا چاہئے اور ہر مسلمان کو دینے کا شوق دلانا چاہئے۔ میں نے محمد عبد الکریم صاحب افسر انجمن فیض عام سکندر آباد کو معتمد علیہ بنایا ہے۔ یہی چندہ کی فراہمی اور لٹریچر کی تقسیم کا مرکز ہوگا۔

۸ اکتوبر ۱۹۲۵ء

حسن نظامی